سیاست و معیشت کی اصلاح

مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان کے اجلاس منعقدہ ۲۲ تا ۲۴ فروری ۲۰۱۳ء منصورہ میں ملک کو درپیش مسائل کے حل کے لیے قراردادیں منظور کی گئیں۔ ان میں سے دو یہاں پیش کی جارہی ہیں۔ (ادارہ)

مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی پاکستان کا یہ اجلاس پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں کی مخلوط حکومت کے تحت ملک کی مخدوش سیاسی صورت حال بالخصوص گذشتہ دو ماہ کے انتہائی بدترین حالات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کوئٹہ و کراچی سمیت ملک بھر میں دہشت گردی، تخریب کاری اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات پر حکمرانوں کی مجرمانہ بے حسی اور تدفین کی منتظر لاشوں اور دھرنوں کو یکسر نظرانداز کر کے ذاتی محلات کی تعمیر اور محلاتی سازشی کھیل میں مصروفیت واضح کرتی ہے کہ ان حکمرانوں کی نظر میں انسانی جان کی قدر و قیمت ذرہ برابر بھی نہیں۔ اس میں کوئی شک وشبہہ نہیں کہ موجودہ حکمرانوں نے غیرملکی تابع داری پر مبنی اپنی پالیسیوں، بدترین کرپشن اور انتہائی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ملک کی سلامتی و بقا اور آزادی وخودمختاری کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ معیشت تباہ و برباد ہوچکی ہے۔ گذشتہ پونے پانچ سالوں میں ملک پر قرضوں کا بوجھ دوگنا ہوگیا ہے۔ بدترین لوڈشیڈنگ، پٹرولیم مصنوعات اور بجلی، سی این جی گیس کی قیمتوں میں مسلسل اور ظالمانہ اضافے کی وجہ سے لاکھوں گھروں کے چولہے ٹھنڈے، صنعت کا پہیہ جام، کھیت ویران اور ہرشہری پریشان حال ہے۔ بدامنی اپنی آخری انتہا پر ہے اور بلوچستان، شمالی وقبائلی علاقہ جات وکراچی سمیت ملک کے ہر حصے میں بے گناہوں کا خون بہہ رہا ہے اور یہ بات نوشتۂ دیوار ہے کہ موجودہ حکومت ملکی تاریخ کی ناکام ترین حکومت ہے اور اس نے بدترین کرپشن، لُوٹ مار، عدلیہ سے تصادم اور محض اپنے مفاد پرستانہ اقتدار کے لیے ٹارگٹ کلنگ بھتہ خوری اور مسلسل خون ریزی

کو کھلی چھٹی دے کر قومی سیاست کو ایک بند گلی کی طرف دھکیل دیا ہے۔

تخریب کاری، دہشت گردی کے حالیہ واقعات ایک مرتبہ پھر یہ واضح کرتے ہیں کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت اور پاکستان کی جیو پولیٹکل صورت حال کے پس منظر میں عالمی سازشیں عروج پر ہیں۔ پاکستان کو ایران سے گیس پائپ لائن فراہمی کے خلاف امریکا کے دھمکی آمیز ردعمل ،گوادر پورٹ کے سلسلے میں چین سے معاہدہ اور ایران کے خلاف امریکی عزائم کے حوالے سے پاکستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے کا عالمی ایجنڈا بالکل واضح ہے۔

اس عالمی ایجنڈے کو سمجھنے اور دہشت گردوں کے نیٹ ورک کو توڑنے میں وفاقی وصوبائی حکومتیں، انٹیلی جنس ایجنسیاں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے یکسر ناکام ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے اور یہاں تخریب کاری و دہشت گردی قائم کرنے کے امریکی، بھارتی و اسرائیلی سازشی کھیل کو بے نقاب کرنے اور بھارت کے خلاف عالمی رائے عامہ تک پہنچنے کے ہر موقع کو ہمارے حکمرانوں نے ضائع کیا ہے۔ بھارت میں ہندو انتہا پسند تنظیموں کے تخریب کاری کیمپوں کی موجودگی اور سمجھوتہ ایکسپریس و مالیگاؤں کے واقعات میں ان کے ملوث ہونے کے بھارتی وزیر داخلہ اور اس کی تائید میں بھارتی وزیر خارجہ کے بیانات سے بھی کوئی فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ بحیثیت مجموعی بھارت کے معاملے میں حکومت کا رویہ قومی وقار اور ملکی مفادات کے یکسر منافی بلکہ متصادم ہے اور بھارت کی طرف سے پاکستان میں تخریب کاری کے بالواسطہ اعتراف اور کشمیری رہنما افضل گورو کو بے گناہی واضح ہونے کے باوجود پھانسی دینے کے بعد بھی بھارت کو پسندیدہ ترین ملک قرار دینا تجارتی تعلقات اور دوستی کی پینگیں مسئلہ کشمیر سے عملاً انحراف ،مظلوم کشمیریوں کے زخموں پر نمک پاشی اور جدوجہد آزادی کشمیر کے بارے میں انتہائی غیر سنجیدہ طرزِعمل کے مترادف ہے۔ تجارت اور اعتماد سازی کے نام پر اصل اور بنیادی مسائل سے غفلت ایک مجرمانہ فعل ہے۔ کشمیر، دریائی پانیوں ، سیاچن، سرکریک اور بھارت کی طرف سے پاکستان میں تخریب کاری کے مسائل و معاملات ہمارے کور ایشوز ہیں اور ان کے مستقل اور منصفانہ حل کے بغیر بھارت سے تعلقات کبھی درست نہیں ہو سکتے۔

ملٹری ڈاکٹرائن میں تبدیلی کی تجویز بھی ناقابل فہم اور تشویش ناک ہے۔ اندرونی تخریب کاری

کو ترجیح اول قرار دے کر بھارت کی دشمنی کو نظرانداز کرنے کا مفہوم یہ سمجھا جائے گا کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کو مستقلاً نظرانداز کر دیا ہے۔ مجلس شوریٰ کی نظر میں اندرونی تخریب کاری اور بیرونی خطرات الگ الگ نہیں ہیں۔ ریمنڈ ڈیوس کے جرائم اور پھر فرار نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان کے اندر بھی بیرونی تخریب کار یا ان کے ایجنٹ ہی سرگرم عمل ہیں۔ موجودہ برسراقتدار مرکزی و صوبائی حکومتوں نے عوام کے جان و مال کے تحفظ سے عملاً دستبرداری اختیار کر لی ہے اور عوام کو دہشت گردوں، تخریب کاروں، چوروں، ڈاکوؤں، رسہ گیروں، ٹارگٹ کلرز، بھتہ خوروں، قبضہ مافیا اور قاتلوں کے حوالے کر دیا ہے۔

● **تباہ حال معیشت**: معاشی اعتبار سے موجودہ حکومت کے عرصۂ اقتدار میں ملک میں جو بگاڑ رونما ہوا ہے اس نے ماضی کے سارے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ معاشی پالیسی سازی امریکا اور عالمی اداروں کی گرفت میں رہی ہے۔ آج پاکستان میں اندرونی اور بیرونی قرضوں کا حجم ۱۴۰ کھرب روپے سے متجاوز ہو گیا ہے۔ افراطِ زر میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ۳ ارب روپے کے روزانہ نوٹ چھاپ کر حکومت چلائی جا رہی ہے۔ مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ بے روزگاری بے تحاشا بڑھ رہی ہے۔ غربت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور بھوک اور افلاس کی وجہ سے اموات اور گھر کے کئی افراد کی خودکشی کی نوبت آ گئی ہے، جس کی ہماری تاریخ میں کوئی مثال نہیں۔ سٹیٹ بنک، ایف بی آر اور دیگر مالیاتی اداروں کے ذمہ داران یہ اعتراف کر چکے ہیں کہ ملکی معیشت دیوالیہ ہونے کے خطرے سے دوچار ہے۔

● **بدترین کرپشن**: حکومت کے ہر شعبے اور زندگی کے ہر میدان میں کرپشن اور بدعنوانی میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے۔ ورلڈ بنک اور ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹوں کے مطابق کرپشن میں ان ساڑھے چار سالوں میں ہوش ربا اضافہ ہوا ہے۔ ہر سطح پر سیاسی بنیادوں پر تقرریاں کی جا رہی ہیں اور قومی ملکیت میں اہم ترین ادارے بشمول اسٹیل مل، پی آئی اے، واپڈا، ریلوے، پی ٹی سی ایل، نیشنل انشورنس کارپوریشن اور ٹریڈنگ کارپوریشن، میں کرپشن اپنی انتہا پر ہے اور ۴۰۰ ارب روپے عوام کے منہ سے چھین کر ان سفید ہاتھیوں کی نذر کیے گئے ہیں۔ پبلک سیکٹر ارباب اقتدار کی سیاسی مداخلت، اقربا پروری اور دل پسند نااہل افراد کی تقرریوں کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے۔

●**توانائی کا بحران** : ملک میں توانائی کا بحران اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔حکمران عوام کو بجلی ،گیس سی این جی ، ایل پی جی اور پانی جیسی بنیادی ضروریات سے محروم کرنے کے باوجود بجلی اور سی این جی گیس کی قیمتوں میں اضافہ کرتے چلے جارہے ہیں۔گیس اور بجلی کی لوڈشیڈنگ بدترین صورت اختیار کرچکی ہے۔ ہزاروں صنعتیں بند ہوچکی ہیں اور زراعت جس پر ۶۰،۷۰ فی صد آبادی کا انحصار ہے ایک بحران کے بعد دوسرے سنگین تر بحران کا شکار ہے۔

اوگرا میں اربوں روپے کی کرپشن کی وجہ سے ملک میں سوئی گیس کا بدترین بحران پیدا ہوگیا ہے جس میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ظلم تو یہ ہے کہ حکومت پٹرول،ڈیزل،مٹی کے تیل کے ہر لیٹر پر ۲۶ روپے تک ٹیکس وصول کرتی ہے، جب کہ فرنس آئل کے مہنگے ہونے کی وجہ سے بجلی بھی مہنگی ہورہی ہے۔ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنے عوام پر ظالمانہ ٹیکس عائد کرنے والی یہ حکومت ناٹو کو بغیر ٹیکس کے پٹرول ڈیزل فراہم کررہی ہے۔

جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۹ اور ۱۰ جنوری ۲۰۱۳ء میں بعض عناصر کی طرف سے سیاست نہیں ریاست ،انتخاب نہیں انقلاب ،انتخاب سے پہلے انتخابی اصلاحات کے نام پر کسی ماورائے آئین شب خون کی طرُف پیش رفت پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کیا تھا۔ہم شکر گزار ہیں کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلے کے ذریعے غیر یقینی صورت حال کے خاتمے کی راہ ہموار کی۔اسی طرح عسکری ادارے کی طرف سے بھی واضح اعلان کا آنا خوش آیند ہے۔

ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ آیندہ ملکی انتخابات کا فی الفور اعلان کیا جائے۔

جماعت اسلامی پاکستان مطالبہ کرتی ہے کہ:

۱- آیندہ قومی وصوبائی انتخابات کے انعقاد کے لیے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر کی تمام سیاسی جماعتوں سے مؤثر، مفید اور نتیجہ خیز مشاورت کے بعد ایک مکمل غیر جانب دار، دیانت دار اور قابل افراد پر مشتمل عبوری حکومت بلاتاخیر قائم کردی جائے۔اسی طرح تمام آئینی تقاضے پورے اور تمام اسٹیک ہولڈر سے مشاورت کر کے صوبائی عبوری حکومتیں بھی فی الفور قائم کی جائیں۔

۲- انتخابات کے پُرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے پولنگ ڈے کے لیے فوج سمیت تمام اداروں سے مکمل معاونت حاصل کی جائے۔

۳- الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے آئین کے آرٹیکل ۶۲-۶۳ پر عمل درآمد کے سلسلے میں بعض اہم فیصلے کیے گئے ہیں جن کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ تاہم، اس سلسلے میں مزید ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مرکزی و صوبائی حکومتوں کی طرف سے ترقیاتی فنڈز کے اجرا پر جزوی نہیں مکمل پابندی انتہائی ضروری ہے۔

۴- 'بے نظیر انکم سپورٹ فنڈ' کا استعمال سیاسی رشوت ہے جو سرکاری خزانے سے حکمران پارٹی اپنے سیاسی مفادات کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ سپریم کورٹ کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور مستحق عوام کی امداد کے لیے اس فنڈ کا نام تبدیل کر کے اسے 'اسلامی جمہوریہ پاکستان فنڈ' کا نام دے دینا چاہیے۔

۵- جماعت اسلامی پاکستان اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے باوجود آصف علی زرداری کی طرف سے صدارتی و جماعتی دونوں عہدے اپنے پاس ہی رکھنے پر اصرار کو آئین پاکستان اور دستوری روایات کے منافی خیال کرتی ہے، اور الیکشن کمیشن آف پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ایوان صدر کی غیر جانب داری کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر ٹھوس اقدامات کرے۔

جماعت اسلامی پاکستان ان شاء اللہ انتخابات کے یقینی، بروقت، منصفانہ، شفاف اور غیر جانب دارانہ انعقاد، ہر طرح کی دہشت گردی و تخریب کاری اور کسی بھی غیر یقینی صورت حال کے خاتمے کے سلسلے میں تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی اور اشتراکِ عمل پیدا کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرے گی۔

معاشی صورتِ حال اور اس کی اصلاح

جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ملک کی مجموعی معاشی صورت حال بالخصوص زراعت، صنعت، تجارت اور مزدوروں کے مسائل میں روز افزوں اضافے پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ موجودہ حکومت کے دورِ اقتدار میں زراعت اور صنعت کے شعبوں میں سالانہ شرح نمو میں اضافہ قابل ذکر نہیں رہا۔ اکنامک سروے میں دیے گئے اعداد و شمار کے مطابق سال ۲۰۱۱-۱۲ء میں زرعی شعبے میں ۳ء۱ فی صد اضافہ ہوا اور لارج سکیل مینوفیکچرنگ (LSM) میں اضافہ ۱ء۱ فی صد تھا۔ زراعت کے شعبے میں سالانہ اضافہ بنیادی طور پر لائیوسٹاک کے سیکٹر میں ہوا،

جب کہ فصلوں والے حصے میں اضافہ قابلِ ذکر نہ تھا۔ اگر آبادی میں اضافہ کو پیشِ نظر رکھا جائے تو یہ اضافہ منفی رجحان ظاہر کرے گا۔ زرعی مداخلات، یعنی کھاد، بیج، کرم کُش ادویات اور ٹریکٹر کے پرزہ جات وغیرہ پر سیلز ٹیکس کے نفاذ نے چھوٹے کسانوں (ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے مالک جن کی تعداد ۸۶ فی صد ہے) کے لیے ان مہنگے زرعی مداخلات کا استعمال اُن کی قوت خرید سے باہر کردیا ہے۔ جس سے فی ایکڑ اوسط پیداوار میں کمی آئی اور اجناس کی قیمتوں میں ۳۰ فی صد سے زیادہ اضافہ ہوا۔ خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے والوں کی تعداد ۴۲ فی صد کے قریب ہوگئی ہے۔ کیونکہ صرف زرعی مداخلات پر سیلز ٹیکس کے نفاذ اور کھاد بنانے والے کارخانوں کو گیس کی راشنگ کے نتیجے میں کھاد کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے فی ایکڑ اخراجات میں ۴ ہزار روپے سے زیادہ اضافہ ہوگیا۔ اسی طرح سے ڈیزل کی قیمتوں میں بے محابا اضافہ کی وجہ سے نہ صرف عام آدمی کے لیے سفر مہنگا ہوگیا بلکہ اس نے زراعت کے شعبے پر بھی بہت تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں۔

بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ۲۰ ہزار سے زیادہ پیداواری صنعتی یونٹ بند ہوگئے ہیں، جس سے لاکھوں کی تعداد میں مزدور بے روزگار ہو چکے ہیں۔ ملکی پیداوار میں کمی واقع ہوگئی ہے اور ایکسپورٹ کے آرڈر بروقت مکمل نہ کرنے کی وجہ سے برآمدات میں کمی آئی ہے، جو زرِمبادلہ کا بہت بڑا خسارہ ہے۔ مزدوروں کا بہت بڑا حصہ جو کہ بھٹہ مزدور، کھیت مزدور اور منڈی میں کام کرنے والوں پر مشتمل ہے، وہ ویسے ہی لیبر قوانین جیسے سوشل سیکورٹی، ورکرز ویلفیئر فنڈ، میرج گرانٹ، تعلیمی وظائف، پنشن اور ٹریڈ یونین کے بنیادی حق سے محروم ہیں۔ مزدوروں کی حفاظت کے لیے اکثر فیکٹریوں میں کوئی انتظامات موجود نہیں ۔ ورکرز ویلفیئر فنڈ سے مزدوروں کو ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ اور بچوں کے تعلیمی وظائف وغیرہ عدم ادایگی کی وجہ سے مزدور طبقے کے لیے مسائل مزید گمبھیر ہو چکے ہیں۔

بگڑتی ہوئی مجموعی معاشی صورت حال کا ناقابل تردید ثبوت خود اکنامک سروے میں سرمایہ کاری کے اعداد و شمار سے عیاں ہے۔ حقیقی سرمایہ کاری ۱۲-۲۰۱۱ء میں جی ڈی پی کا ۱۲ء۵ فی صد رہ گئی، جب کہ ۱۱-۲۰۱۰ء میں یہ جی ڈی پی کا ۱۳ء۱ فی صد تھی ۔ اسی طرح سے فکسڈ سرمایہ کاری ۱۲-۲۰۱۱ء میں جی ڈی پی کا ۱۰ء۹ فی صد رہ گئی، جب کہ اس سے پچھلے سال ۱۱-۲۰۱۰ء میں یہ جی ڈی پی

کا ۱۵ء ۱۱ فی صد تھی۔ پرائیویٹ انویسٹمنٹ ۲۰۱۱-۱۲ء میں جی ڈی پی کا ۷ء ۹ فی صد رہ گئی، جب کہ ۲۰۱۰-۱۱ء میں یہ جی ڈی پی کا ۸ء ۶ فی صد تھی۔ براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری ۲۰۱۱-۱۲ء میں صرف ۶۶۸ ملین ڈالر رہ گئی، جب کہ ۲۰۱۰-۱۱ء میں یہ ۱۲۹۳ ملین ڈالر تھی۔ گویا نصف بیرونی سرمایہ کاری ملک سے واپس چلی گئی۔

انسانی غربت کے انڈیکس کے لحاظ سے پاکستان دنیا کے ۱۰۸ ملکوں میں سے ۷۷ویں نمبر پر ہے اور انسانی نشوونما (ہیومن ڈیویلپمنٹ) کے انڈیکس پر پاکستان دنیا کے ۱۷۷ ممالک میں سے ۱۳۶ویں نمبر پر ہے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ پاکستان کی مائیکرو اکنامک پالیسیز اس طرح سے مکمل طور پر از سرِنو ترتیب دینے کی ضرورت ہے، جس سے معاشی نشوونما، انسانی نشوونما اور دولت کی تقسیم کے عدم توازن کو یکسر مثبت سمت میں بدلا جا سکے۔

جاری اخراجات میں کمی (Current Account Deficit) اور (Trade Account Deficit) نے زیادہ انحصار قرض لینے پر کر دیا ہے اور اس وقت دفاعی اخراجات اور قرضوں پر سود کی ادایگی جاری اخراجات کا ۷۰ فی صد ہو چکا ہے۔ قرض (Public Debt) جی ڈی پی کا ۹۰ فی صد سے بھی زیادہ اور حکومتی ریونیوز کا ۶۰۰ فی صد سے بھی زیادہ ہو چکا ہے۔ قرضوں کی ادایگی سالانہ ریونیو کے نصف سے بھی زیادہ ہونے کی وجہ سے معاشی ترقی ایک خواب بن کر رہ گئی ہے اور زیادہ انحصار بیرونی وسائل پر کرنے کی وجہ سے ملکی وقار، عزت اور خودمختاری بھی داؤ پر لگ چکی ہے۔ معاشی حوالے سے ملکی معیشت خطرے کے زون میں داخل ہو چکی ہے۔ جس کی بنیادی وجہ حکومتی نااہلی اور کرپشن سے جنم لینے والی غلط پالیسیاں ہیں۔

حالات کی فوری اصلاح کے لیے مرکزی مجلس شوریٰ حکومت سے درج ذیل اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کرتی ہے:

- بجٹ خسارے کو فوری طور پر کم کرنے کے لیے ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ بڑی آمدنی والے لوگوں/گروپوں کو اپنی آمدنی کے مطابق براہِ راست ٹیکس خزانے میں ادا کرنا پڑے۔ انکم ٹیکس میں یہ اضافہ کم از کم ایک سو ارب سالانہ ہونا چاہیے۔ جس کے نتیجے میں قرضوں پر انحصار کم ہو جائے گا اور ملکی معیشت خود انحصاری کی پالیسی پر عمل کے نتیجے میں ترقی کرے گی۔

- اسی طرح سے تجارتی خسارے کو کم کرنے کے لیے غیر ضروری درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافے کو بنیادی پالیسی کے طور پر اختیار کیا جائے۔ برآمدات کا سالانہ ہدف ۴۰؍ارب ڈالر سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے برآمد کنندگان کو سہولتیں دی جائیں اور ناروا رکاوٹیں دور کی جائیں۔
- باقاعدہ قانون سازی کر کے پاکستان سے سیاستدانوں، کاروباری شخصیتوں اور سول/ملٹری بیوروکریٹس کی بیرون ملک رکھی ہوئی دولت کو ملک میں واپس لایا جائے ورنہ ایسے افراد کو پاکستان میں کسی قسم کے بھی عوامی عہدہ حاصل کرنے کے لیے نااہل قرار دیا جائے۔
- سپریم کورٹ کے ماضی میں معاف کیے گئے قرضوں کی واپسی کے حکم پر من و عن عمل کروایا جائے۔
- کرپشن اور ٹیکس لیکیج کو کنٹرول کرنے کے لیے صاف شفاف احتساب کے لیے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں خود مختار ادارہ قائم کیا جائے جہاں پر کرپشن میں ملوث کسی بھی شخص کو استثنٰی حاصل نہ ہو۔
- زرعی مداخلات پر سیلز ٹیکس فوراً ختم کیا جائے۔
- کھاد بنانے والے کارخانوں کو گیس کی راشننگ/لوڈشیڈنگ سے مستثنٰی قرار دیا جائے تاکہ سستی اور وافر مقدار میں کھاد مہیا رہے۔
- گردشی قرضوں کو فوری طور پر ختم کر کے بجلی کی لوڈشیڈنگ کے بے قابو جن کو روکا جائے تاکہ ایک طرف عام آدمی کی زندگی میں کچھ سکون مہیا ہو جائے اور دوسری طرف صنعتی پیداوار کا پہیہ رواں دواں ہو سکے۔ نادہندگان سے وصولی اور بجلی چوری کا تدارک کیے بغیر توانائی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔
- پانی کے بحران سے نمٹنے کے لیے اور بھارت کی آبی جارحیت کے منفی اثرات سے اپنی معیشت کو بچانے کے لیے فوری طور پر سٹوریج ڈیم بنانے کی ضرورت ہے۔ دیامیر بھاشا ڈیم کے قابل عمل منصوبہ ہونے پر بہت سے سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اس کے بجائے فوری طور پر دیگر قابلِ عمل جگہوں پر ڈیم بنانے کا انتظام کیا جائے۔ قومی اتفاق رائے پیدا کر کے کالا باغ ڈیم کا منصوبہ بھی ترجیحات میں شامل کرنا ضروری ہے۔

- پانی کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ بجلی پیدا کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے تاکہ تیل سے پیدا ہونے والی مہنگی بجلی سے عوام کو بچایا جاسکے۔
- پٹرولیم مصنوعات کے ذریعے بھاری ٹیکس لگا کر ریونیو اہداف کو پورا کرنے کی ظالمانہ حکومتی روش نے عوام الناس کو روز افزوں مہنگائی اور اس سے پیدا ہونے والی بے روزگاری نے زبوں حالی کا شکار کر دیا ہے۔ اس لیے پٹرولیم مصنوعات پر ۲۰ فی صد ٹیکس کے بجائے معمولی فکسڈ ٹیکس لیا جائے تاکہ ہر ہفتہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ٹیکسوں کی رقوم میں بھی اضافے کی وجہ سے عوام پر بوجھ کم پڑے۔
- فنانس کمیشن کے اوارڈ کے نتیجے میں صوبوں کو بڑی مقدار میں وفاق سے رقوم حاصل ہو رہی ہیں جو کہ صوبائی حکومتیں محض اپنے سیاسی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر استعمال کر رہی ہیں۔ قومی مفاد کے پیش نظر ضروری ہے کہ قومی سطح پر معیشت کے مختلف سیکٹروں کے لیے منصوبہ بندی کی جائے اور پھر اس کو اس انداز سے تقسیم کیا جائے کہ صوبے آئینی دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے اپنے صوبوں میں ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرسکیں اور وفاق اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے معیشت کے مخصوص سیکٹرز میں ترقیاتی عمل کو آگے بڑھا سکے۔ اس طرح سے ساری معاشی منصوبہ بندی ایک ہی سمت میں رواں دواں ہوگی جس سے قومی سطح پر بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔
- سرکاری و غیر سرکاری اداروں میں میں جبری ڈاؤن سائزنگ بند کی جائے اور ورکرز کو ٹریڈ یونین کا حق دیا جائے۔
- صنعتوں میں رائج ٹھیکے داری نظام کو فوری طور پر قانوناً ختم کیا جائے تاکہ مزدور اپنے بنیادی حق، یعنی یونین سازی پر عمل کر کے اپنے قانونی حقوق حاصل کر سکے۔
- ورکرز ویلفیئر فنڈ سے مزدوروں کو ڈیتھ گرانٹ، میرج گرانٹ اور بچوں کے تعلیمی وظائف کی بروقت ادایگی کو یقینی بنایا جائے۔
- لیبر/سوشل ویلفیئر کے عہدے داروں کی صنعتی یونٹس میں انسپکشن کے لیے آمد پر صوبائی حکومتوں نے مختلف شرائط عائد کی ہوئی ہیں، جس سے عملاً اُن کا صنعتی اداروں میں معائنہ کرنے کے لیے آمد کو ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ ان تمام ناروا پابندیوں کو فوراً ختم کیا جائے اور صنعتی اداروں میں

قانون کے مطابق مزدوروں کی سیفٹی/حفاظت کے لیے انتظامات کو یقینی بنایا جائے تاکہ حال ہی میں کراچی اور لاہور میں دل دہلا دینے والی آتش زدگی کے ذریعے سے سیکڑوں اموات کا سانحہ دوبارہ نہ دیکھنا پڑے۔

- امریکا کی دہشت گردی کے نام پر جاری انتہائی ظالمانہ جنگ سے ملکی معیشت کو مسلسل پہنچنے والے نقصان کا فوری تدارک کیا جائے۔ اسی طرح کراچی اور بلوچستان میں جاری ٹارگٹ کلنگ اور اغوا برائے تاوان کا خاتمہ کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ سرمایہ کاری کے لیے مناسب امن وامان کا ماحول میسر آسکے۔
- سودی نظام کے خاتمے کے لیے خلوصِ نیت سے کام کا آغاز کیا جائے۔اس سلسلے میں سپریم کورٹ اپیلیٹ بنچ کے اہم فیصلے پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔سب سے پہلے بیع سلم کے شرعی طریقے کو زراعت کے شعبے سے شروع کیا جائے۔ پنجاب اسمبلی میں یہ قانون منظور بھی ہوچکا ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ جماعت اسلامی اس ضمن میں حکومت کو ہر قسم کی ماہرانہ مشاورت اور معاونت دینے کے لیے تیار ہے۔اس عملی تجربے کے بعد کاروبار اور صنعتی شعبے کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لیے قدم اٹھایا جاسکتا ہے۔

مرکزی مجلس شوریٰ عوام بالخصوص مزدوروں، کسانوں اور سوچنے سمجھنے والے پاکستانیوں سے اپیل کرتی ہے کہ ان حالات کو بدلنے کے لیے جماعت اسلامی کے شانہ بشانہ جدو جہد میں حصہ لیں تاکہ مذکورہ بالا مطالبات پر عمل ہوسکے اور ملک موجودہ معاشی بحران سے نکل سکے۔

اشاریہ عالمی ترجمان القرآن

عالمی ترجمان القرآن کے مضامین کا اشاریہ (جنوری- دسمبر ۲۰۱۲ء) دستیاب ہے۔خط/ای میل کے ذریعے طلب کیا جاسکتا ہے۔(ادارہ)

اہم گزارش: اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔(ادارہ)